اظہارِ حقیقت

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَالنَّاصِرُ

کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء دیانت سے کام لے رہے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک غیر احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں

مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء نے سترہ جون کے جلسہ کی کامیابی کے آثار شروع سے محسوس کر کے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اس کی مخالفت کریں گے اور یہ ان کی دیرینہ عادت ہے۔ وہ ہر اُس تحریک کی جو میری طرف سے ہو مخالفت کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اگر احمدی جماعت سے کوئی نیک کام ہو گا تو لوگ اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور اس سے ان کے کام کو نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ جب پچھلے سال رسول کریم ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لئے تمام ہندوستان میں جلسے کئے گئے تھے تو اُس وقت بھی غیر مبائعین نے ان جلسوں میں شمولیت سے اجتناب کیا تھا اور ان کے بعض افراد نے بیان کیا تھا کہ ہمیں ہمارے مرکز نے ان میں حصہ لینے سے روکا ہے۔ چنانچہ سوائے دو چار جگہوں کے جہاں سے کہ غیر مبائعین نے اپنے طور پر ان جلسوں میں شمولیت اختیار کی بحیثیت قوم مولوی صاحب کے رفقاء ان جلسوں میں شامل ہونے سے مجتنب رہے اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس تحریک کا بانی مَیں تھا اور ان لوگوں کے نزدیک میری تحریکات میں حصہ لینا درست نہ تھا۔ حالانکہ جو وجہ وہ اب بتاتے ہیں وہ اس وقت موجود نہ تھی کیونکہ

اس وقت ختم نبوت کا سوال نہ تھا بلکہ سوال یہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کو جو گالیاں دی جاتی ہیں ان کا سدِّباب کیا جائے اور مسلمانوں کو اپنی تمدنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے اُس وقت تو ان تحریکات میں حصہ لینا پسند نہ کیا مگر چار پانچ ماہ کے بعد مولوی صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا جو اَب تک شائع ہو رہا ہے اور اس میں ان تمدنی تحریکات کو جو میں نے پیش کی تھیں اس طرح پیش کیا گیا ہے گویا کہ وہ ابتداءً اُن کی طرف سے پیش ہوئی تھیں۔ اور اس امر کو مولوی صاحب بالکل دبا گئے ہیں کہ جس وقت وہ تجاویز میری طرف سے پیش ہوئی تھیں تو اُس وقت وہ اور ان کے رفقاء ان میں حصہ لینے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔

مولوی صاحب کے اس رویّہ کے مقابلہ میں میرا رویّہ جو ان کے بارہ میں رہا ہے وہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جس وقت مولوی محمد یعقوب صاحب پر جو مولوی محمد علی صاحب کے ہم زُلف اور لائٹ اخبار کے ایڈیٹر ہیں مقدمہ چلانے کا خیال گورنمنٹ نے ظاہر کیا تو اس وفد میں جو اس مقدمہ کے واپس لینے کے لئے اوگلوی صاحب کے پیش ہوا ہماری جماعت لاہور کے سیکرٹری حکیم محمد حسین صاحب قریشی بھی شامل تھے۔ اور میں نے اپنی جماعت کے بعض وکیلوں کو تاکید کی کہ اگر دوسرا فریق منظور کر لے تو وہ اس مقدمہ کی مُفت پیروی کریں اور اس کے علاوہ گورنمنٹ سے پروٹسٹ کیا کہ اس کا مولوی محمد یعقوب صاحب پر مقدمہ چلانا درست نہیں ہے اور یہ کہ اسے چاہئے کہ انہیں آزاد کر دے۔

بہر حال ہر شخص اپنی طینت کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے درجۂ اخلاق کے مطابق سلوک کرنے پر مجبور ہیں اور میں اپنے درجۂ اخلاق کے مطابق سلوک کرنے پر مجبور ہوں اس میں کوئی شکوہ کی وجہ نہیں ہے۔ مگر جس امر کی طرف میں اس وقت توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے سترہ جون کے جلسوں کی مخالفت کرنے میں دیانتداری سے کام نہیں لیا اور یہ کہ انہوں نے مسلمان پبلک سے حقیقت کو چُھپایا ہے اور جو وجہ مخالفت کی وہ ظاہر کرتے رہے ہیں وہ درست نہ تھی اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں۔

اخبار "پیغامِ صلح" نے ان جلسوں کی مخالفت کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ان جلسوں کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی تائید میں ہیں۔ اور چونکہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مَیں اور

جماعت احمدیہ بقول "پیغام صلح" رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے ہمیں کوئی حق نہ تھا کہ ہم رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن قرار دے کر اُن کی عظمت کے اظہار کے لئے جلسے کرتے۔ ہمارا ایسا کرنا ایک دھوکا تھا جو ہم دنیا کو دے رہے تھے۔

اس مضمون کی مولوی محمد علی صاحب نے اپنی زبان سے ایک معزز رئیس سردار حبیب اللہ صاحب کے سامنے تائید کی ہے۔ جنہوں نے خود میرے سامنے بہ موجودگی اپنے نانا صاحب اور ہماری جماعت کے بعض افراد کے اس امر کی شہادت دی کہ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ ہمیں ان جلسوں پر یہ اعتراض تھا کہ باوجود رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہ ماننے کے ان لوگوں نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے نام کے نیچے آپ کی تعظیم کے اظہار کے لئے جلسے کیوں کئے ہیں۔

پیغام صلح کی اشاعت ۲۷۔جولائی ۱۹۲۸ء میں اوپر کے بیان کی تصدیق بھی ہو گئی ہے کیونکہ اس میں مولوی محمد علی صاحب الفضل کی ایک ڈائری کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے سردار حبیب اللہ صاحب سے کہا تھا کہ:۔

"مگر جن لوگوں کا ختم نبوت پر ایمان نہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری کرتے ہیں ان کا دنیا میں یہ اعلان کرنا کہ ہم یوم خَاتَمَ النَّبِیّٖن منائیں گے دنیا کو دھوکا دینا ہے کہ لوگ یہ خیال کریں کہ واقعی یہ لوگ نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم مانتے ہیں۔"[۱]

پھر لکھتے ہیں کہ:۔

"جب میاں صاحب اور ان کے مُرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے تو یوم خَاتَمَ النَّبِیّٖن سے لوگوں کو دھوکا ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ عام مسلمان خاتم النبیّٖن کے معنی یہی جانتے ہیں کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"[۲]

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے اس بیان کی جو سردار حبیب اللہ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کی زبانی مجھے معلوم ہوا تھا تحریراً بھی تصدیق کر دی ہے اور اب ان کی اور پیغام صلح کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انہوں نے جو ۱۷/جون کے جلسوں کی مخالفت کی تھی اس کے اسباب مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ میں اور میرے احباب رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں مانتے اس لئے ہمارا حق نہ تھا کہ ہم خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی تائید میں جلسے کرتے۔

۲۔ مولوی صاحب کے عقیدہ کے مطابق عام مسلمان رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن مانتے ہیں اور آپ کے بعد کسی نبی کے قائل نہیں اس لئے ہمارا خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی تائید میں جلسوں کا اعلان کرنا دھوکا تھا اور ایک فریب تھا۔ جس سے ہمارا مقصد خَاتَمَ النَّبِیّٖن ماننے والے غیر احمدی مسلمانوں کو دھوکا دینا تھا۔

میں اب یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب اور ان کے احباب ان دونوں امور میں دیدہ و دانستہ غلط بیانی کے مرتکب ہوئے ہیں اور انہوں نے صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے وہ باتیں شائع کی ہیں جو ان کے علم اور ان کے یقین کے خلاف ہیں۔

امرِاول کے جواب میں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں رسول کریم ﷺ کو خاتم النّبیّن یقین کرتا ہوں اور اس پر میرا ایمان ہے۔ قرآن شریف کے ایک ایک شوشہ کو میں صحیح سمجھتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ اس میں کسی قسم کا تغیّر ناممکن ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو منسوخ قرار دیں یا اس کی تعلیم کو منسوخ قرار دیں میں انہیں کافر سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک رسول کریم ﷺ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرا یہی عقیدہ ہے اور اِنْشَآءَ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ موت تک اس عقیدہ پر قائم رہوں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے محمد رسول اللہ ﷺ کے خدّام کے زُمرہ میں کھڑا کرے گا۔ اور میں اس دعویٰ پر اللہ تعالیٰ کی غلیظ سے غلیظ قسم کھاتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ اگر مَیں دل میں یا ظاہر میں رسول کریم ﷺ کے خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہونے کا منکر ہوں اور لوگوں کے دکھانے کے لئے اور انہیں دھوکا دینے کیلئے ختمِ نبوت پر ایمان ظاہر کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر ہو اور اللہ تعالیٰ اس کام کو جو میں نے شروع کیا ہوا ہے تباہ و برباد کر دے۔ میں یہ اعلان آج نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ میں نے اس عقیدہ کا اعلان کیا ہے۔ اور سب سے بڑا ثبوت اس کا یہ ہے کہ میں بیعت کے وقت ہر مبائع سے اقرار لیتا ہوں کہ وہ رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن یقین کرے گا۔ مولوی محمد علی صاحب بھی میرے اس عقیدہ اور میرے اس فعل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ باوجود اس کے مولوی صاحب کا اور ان کے رفقاء کا یہ شائع کرنا کہ میں ختم نبوت کا منکر ہوں تقویٰ اور دیانت کے خلاف فعل ہے اور

ہر شریف انسان اُن کے اس فعل پر اُنہیں ملامت کرے گا۔

مولوی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتا ہوں اس لئے ثابت ہوا کہ میں رسول کریم ﷺ کے خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہونے کا منکر ہوں کیونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا نبی ہرگز نہیں مانتا کہ ان کے آنے سے رسول کریم ﷺ کی نبوت ختم ہو گئی ہو اور آپ کی شریعت منسوخ ہو گئی ہو۔ بلکہ میرا یہ عقیدہ ہے اور ہر ایک جس نے میری کتب کو پڑھا ہے یا میرے عقیدہ کے متعلق مجھ سے زبانی گفتگو کی ہے جانتا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو رسول کریم ﷺ کا ایک اُمتی مانتا ہوں اور آپ کو رسول کریم ﷺ کی شریعت اور آپ کے احکامات کے ایسا ہی ماتحت مانتا ہوں جیسا کہ اپنے آپ کو یا اور کسی مسلمان کو، بلکہ میرا یہ یقین ہے کہ مرزا صاحب رسول کریم ﷺ کے احکامات کے جس قدر تابع اور فرمانبردار تھے اس کا ہزارواں حصہ اطاعت بھی دوسرے لوگوں میں نہیں ہے۔ اور آپ کی نبوت ظلّی اور تابع نبوت تھی جو آپ کو امتی ہونے سے ہرگز باہر نہیں نکالتی تھی۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ آپ کو جو کچھ ملا تھا وہ رسول کریم ﷺ کے ذریعہ اور آپ کے فیض سے ملا تھا۔ پس باوجود اس عقیدہ کے میری نسبت یہ کہنا کہ میں چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں اس لئے گو میں منہ سے کہوں کہ رسول کریم ﷺ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں میں جھوٹا اور دھوکے باز ہوں خود ایک دھوکا ہے اور مولوی صاحب اس امر کو خوب جانتے ہیں۔

میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس طرح کسی کے ایمان اور اس کے دعویٰ پر باوجود اس کے انکار کے حملہ کرنا جائز ہوتا ہے تو پھر کیا میں جو مرزا صاحب کو امتی نبی مانتا ہوں اور جس کے نزدیک مرزا صاحب کا یہی دعویٰ تھا کیا میرا اور میری جماعت کا حق ہوگا کہ چونکہ مولوی صاحب مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے ہم ان کی نسبت یہ کہا کریں کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء مرزا صاحب کے منکر ہیں اور اپنے آپ کو احمدی کہنے میں وہ دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں کہ غیر احمدی طبقہ جو علماء کے ماتحت ہے ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مُردے زندہ ہو سکتے ہیں اور انبیاء کو ایسی طاقت مل جاتی ہے اور انسان بہ جسدِ عنصری آسمان پر جا سکتا ہے اور اس عقیدہ کے ماتحت ان کا خیال ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی مُردے

زندہ کیا کرتے تھے اور پرندے بھی پیدا کیا کرتے تھے اور جب یہود نے انہیں مارنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ اب تک وہاں زندہ موجود ہیں لیکن ان لوگوں کے برخلاف آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ اس قسم کے امور کا واقع ہونا تعلیم قرآنی کے خلاف ہے۔ تو اس صورت میں کیا مولوی صاحب یہ جائز سمجھیں گے کہ غیر احمدی صاحبان مولوی صاحب کی نسبت جو ان امور کے قائل نہیں یہ اعلان کریں کہ وہ معجزات کے قائل نہیں ہیں۔ اور مولوی صاحب یہ جواب دیں کہ میں تو معجزات کا قائل ہوں البتہ اس تشریح کا پابند نہیں ہوں جو دوسرے لوگ کرتے ہیں اور جو میرے نزدیک قرآن کریم کے خلاف ہے۔ پس مجھے معجزات کا منکر نہیں کہا جا سکتا۔

تو کیا مولوی صاحب یہی جواب ہماری طرف سے نہیں دے سکتے تھے اور یہ خیال نہیں کر سکتے تھے کہ گو ہمارا اور ان کا ختم نبوت کے مفہوم میں اختلاف ہے لیکن یہ لوگ چونکہ اس امر کے مدعی ہیں کہ انہیں ختم نبوت پر ایمان ہے اس لئے انہیں خاتم النّبیّن کا منکر نہیں کہا جا سکتا۔ مگر یہ جواب تو مولوی صاحب کو تب سوجھتا جب وہ عدل اور انصاف سے مسئلہ کی حقیقت پر غور کرنے کے لئے تیار ہوتے۔

پھر کیا مولوی صاحب اس امر کا جواب دیں گے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننا اور ان کی نسبت یہ یقین کرنا کہ وہ بغیر کھانے پینے کے آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہ پرندے پیدا کیا کرتے تھے اور مردے زندہ کیا کرتے تھے شرک ہے یا نہیں۔ تو پھر کیا وہ اس امر کا اعلان کریں گے کہ تمام مسلمان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دھوکے اور فریب سے پڑھتے ہیں دراصل وہ سب کے سب مشرک ہیں اور توحید کے منکر ہو کر کافر ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ جب انہوں نے ہم پر ختم نبوت کے منکر ہونے کا الزام لگایا ہے اور دھوکے باز ہونے کا فتویٰ دے دیا ہے اس لئے نہیں کہ ہم ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ان کے نزدیک ختم نبوت کی جو تشریح ہے ہم اس سے اختلاف رکھتے ہیں تو کیا سبب ہے کہ غیر احمدیوں کی نسبت جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کہتے ہیں مگر شرک کی تعریف میں مولوی صاحب سے اختلاف رکھتے ہوئے وہ بعض ایسے امور کے قائل ہیں جن کو مولوی صاحب شرک قرار دیتے ہیں مولوی صاحب یہ اعلان نہیں کرتے کہ یہ لوگ دھوکے سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں ورنہ اصل میں یہ مشرک ہیں۔ کیا ایسا نہ کرنے کی یہی وجہ تو نہیں کہ مولوی صاحب کے تمام کاموں کا

گزارہ ہی ان لوگوں کے چندوں پر چلتا ہے ورنہ ان کے اپنے ہم عقیدہ معدودے چند آدمی ہیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیا مولوی صاحب اسی فتویٰ کو جو انہوں نے ہم پر چسپاں کیا ہے کچھ اور لوگوں پر بھی چسپاں کریں گے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار ہیں تو سنیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہی مذہب ہے جو میرا ہے۔ وہ فرماتی ہیں۔ **قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ** [۳] یہ تو کہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ اب مولوی صاحب یہ فرمائیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بھی وہ یہ اعلان کریں گے کہ وہ خاتم النبین کی منکر تھیں اور لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ کہنے سے منع کر کے جو انہوں نے خاتم النّبیّن کہنے کی تعلیم دی ہے یہ محض **نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ** لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی کتاب "النّبوۃ فی الاسلام" میں اس احتمال کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہو سکتا ہے لیکن یہ کہا ہے کہ اس صورت میں یہ قول ان کا مردود ہوگا۔ [۴] مگر یہ فتویٰ نہیں دیا کہ میں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دھوکا باز کہوں گا۔ اور کہوں گا کہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن کہنے میں وہ لوگوں کو دھوکا دے رہی تھیں۔ اسی طرح کیا مولوی صاحب ان بیسیوں بزرگان اسلام کو جنہوں نے غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا تسلیم کیا ہے ختم نبوت کا منکر قرار دیں گے اور سب کی نسبت یہ اعلان کریں گے کہ وہ دھوکا باز تھے اور لوگوں کو فریب دے رہے تھے۔ اور تو خیر میں پوچھتا ہوں کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند جنہوں نے اپنے متعدد رسالوں میں غیر تشریعی نبوت کو جائز قرار دیا ہے کیا مولوی صاحب ان کی نسبت یہ اعلان کریں گے کہ وہ ختم نبوت پر ایمان لانے کے دعویٰ میں جھوٹے تھے اور دنیا کو فریب دے رہے ہیں۔

اگر باوجود ان تشریحات کے مولوی صاحب ان کو دھوکا باز نہیں کہتے بلکہ نہیں کہہ سکتے تو پھر اس عقیدہ کی بناء پر مولوی صاحب مجھے اور باقی احمدی جماعت کو دھوکا باز کس طرح کہہ رہے ہیں اور کیا ان کا یہ فعل خود دھوکا نہیں۔ اور اس وجہ سے نہیں کہ وہ اصل میں یہ چاہتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عظیم الشان خدمت جو ۱۷۔ جون کے جلسوں کی شکل میں ظاہر ہوئی مجھ سے اور میرے احباب کے ذریعہ سے نہ ہو۔ گویا ان کا دل میرے کینہ سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ وہ اس کو تو پسند کر لیتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے

کوشش نہ کی جائے مگر اسے پسند نہیں کر سکتے کہ کوئی اچھا کام میرے ذریعہ سے ہو۔

غیر احمدی صاحبان مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کے نزدیک ختمِ نبوت کے منکر ہیں!

اب میں دوسری بات کو لیتا ہوں جو یہ ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کے نزدیک غیر احمدی فرقے ختم نبوت کے ماننے والوں میں سے ہیں اور چونکہ میں ختم نبوت کا منکر ہوں اس لئے میرا حق نہ تھا کہ میں ختم نبوت کی تائید کا نام لیکر ان کو جلسہ کرنے کی دعوت دیتا۔

میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ ان کے نزدیک عام مسلمان ختم نبوت کو مانتے ہیں اور اس لئے ان کو ایک ختم نبوت کے منکر کے دھوکا سے بچانے کے لئے ان کے اخبار نے لوگوں کو متوجہ کیا تھا ایک صاف اور واضح دھوکا ہے۔ مولوی صاحب ہرگز غیر احمدیوں کو ختم نبوت کے ماننے والے نہیں مانتے۔ وہ انہیں اسی طرح ختم نبوت کے منکر قرار دیتے ہیں جس طرح کہ مجھے اور میرے احباب کو۔ اور اس کا ثبوت وہ حوالہ جات ہیں جو انہوں نے اپنی کتاب "النبوّۃ فی الاسلام" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے نقل کئے ہیں۔ ان میں سے چند ذیل میں درج کرتا ہوں۔

> "اور سب حدیثیں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح موعودؑ اس امت میں سے ہوگا۔ کیونکہ نبوت ختم کر دی گئی ہے اور ہمارے رسول خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں۔" ۵
>
> "ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں تو کوئی شک نہیں کہ جو شخص اس مسیح کے نزول پر ایمان لاتا ہے جو بنی اسرائیل کا نبی ہے وہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا کافر ہے"۔ ۶
>
> "پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو (یعنی آسمان سے مسیح کے نزول پر ایمان لانے) کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ قرآن کی بینات کا مخالف ہے ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہے۔" ۷

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور حدیث میں ہے۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور بایں ہمہ حضرت مسیح کی وفات نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہو چکی۔ لہٰذا دنیا میں ان کے دوبارہ آنے کی امید طمعِ خام۔ اور اگر کوئی اور نبی نیا یا پرانا آوے تو ہمارے نبی ﷺ کیونکر خاتم الانبیاء رہیں۔" ۸؎

"ہمارے نبی ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے۔ اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر آئیں گے تو شان نبوت تو ان سے منقطع نہیں ہوگی۔ گو امتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں۔ مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہوں گے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہوں گے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ایک نبی دنیا میں آگیا اور اس میں آنحضرت صلعم کی شان کا استخفاف ہے اور نصِّ صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔" ۹؎

قولہٗ: مسیح نبی ہو کر نہیں آئے گا۔ امتی ہو کر آئے گا۔ مگر نبوت اس کی شان میں مُضمر ہوگی۔

اقول: جب کہ شان نبوت اس کے ساتھ ہوگی اور خدا کے علم میں وہ نبی ہو گا تو بِلاشُبہ اس کا دنیا میں آنا ختم نبوت کے منافی ہو گا۔" ۱۰؎

"قرآن شریف جیسا کہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ لیکن وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر پینتالیس برس تک ان پر جبرئیل علیہ السلام وحی نبوت لیکر نازل ہوتا رہے گا۔ اب بتلاؤ کہ ان کے عقیدہ کے موافق ختم نبوت اور ختمِ وحی نبوت کہاں باقی رہا۔ بلکہ ماننا پڑا کہ خاتم الانبیاء حضرت عیسیٰ

ہیں۔"[۱۱]

یہ حوالہ جات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہیں۔ اور انہیں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "اَلنَّبُوَّۃُ فِی الْاِسْلَامِ" میں نقل کیا ہے۔ اور میں نے اس لئے کہ جو چاہے جہاں سے دیکھ لے دونوں کتب کے صفحات کے حوالے دے دیئے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بھی اور مولوی صاحب کی کتاب کے بھی ان حوالہ جات سے مندرجہ ذیل مطالب بوضاحت ثابت ہوتے ہیں۔

اول:۔ مسیح ناصری کی آمد پر ایمان لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔

دوم:۔ جو شخص مسیح ناصری کے نزول پر ایمان لاتا ہے وہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا کافر ہے اور ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

سوم:۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ بھی رکھے کہ حضرت مسیح ناصری نبی نہیں بلکہ امتی ہو کر دوبارہ دنیا میں آئیں گے تب بھی وہ ختم نبوت کا انکار ہی کرتا ہے۔

چہارم:۔حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کے عقیدہ رکھنے والے کے نزدیک رسول کریم ﷺ خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں ہیں بلکہ مسیح ناصری ہے۔

یہ چار نتائج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے نکلتے ہیں صاف بتاتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ کی رو سے وہ تمام لوگ جو حضرت مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں خواہ انہیں نبی بنا کر اتارتے ہوں خواہ امتی بنا کر بہر حال ختم نبوت کے منکر اور خاتم الانبیاء کے کافر ہیں۔ اور چونکہ مسلمانوں کا بیشتر حصہ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ان میں سے ننانوے فیصدی اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ پس اوپر کے حوالہ جات کی رو سے جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "اَلنَّبُوَّۃُ فِی الْاِسْلَامِ" میں نقل کئے ہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام غیر احمدی فرقہ جات بہ حیثیت فرقہ کے خُتمِ نبوت کے منکر ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں مانتے۔ اور جب مولوی صاحب کے عقیدہ کی رو سے تمام غیر احمدی رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں مانتے تو پھر وہ بتائیں کہ ان کا یہ لکھنا کہ:۔

"جب میاں صاحب اور ان کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے تو یوم خاتم النّبیّن سے لوگوں کو دھوکا ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ عام مسلمان خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنی یہی جانتے ہیں کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہوگئی اور آپ کے

بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔" ۲۱

سراسر غلط اور مغالطہ دہی میں شامل ہے یا نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہے کہ وہ پہلے حضرت مسیح موعود کی کتب کے ان حوالہ جات کو ردّ کریں جو خود انہی کی کتاب میں منقول ہیں۔ اور اس کے بعد یہ دعویٰ کریں کہ مسلمان رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن ان معنوں سے مانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن جیسا کہ اوپر کے حوالہ جات سے ثابت ہے بانی سلسلہ احمدیہ کے نزدیک مسلمان ان معنوں میں رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں مانتے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ ان معنوں میں مانتے ہیں کہ آپ کے بعد پرانے نبیوں میں سے ایک نبی آئے گا اور ان کے عقیدہ اور ہمارے عقیدہ میں صرف یہ فرق ہے کہ وہ تو یہ مانتے ہیں کہ ایک ایسا نبی آپ کے بعد آئے گا جس نے نبوت آپ کی اطاعت سے حاصل نہیں کی ہوگی اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ایسا نبی کوئی نہیں آئے گا بلکہ پیشگوئی ایسے نبی کے متعلق تھی جس نے اپنے تمام کمالات رسول کریم ﷺ کے فیض سے اور آپ کی اتباع میں حاصل کرنے تھے اور جس کا کام محض بیان، علوم قرآنیہ اور اشاعتِ اسلام اور احیائے قوائے روحانیہ تھا۔ پس ختم نبوت کے جلسہ میں دوسرے فرقوں کو دعوت اتحاد دے کر ہم نے دنیا کو دھوکا نہیں دیا بلکہ اپنے عقیدہ کے مطابق اعلان کیا اور اس امر میں اشتراک عمل کی دعوت دی جس میں ہمارا دوسرے فرقہ ہائے اسلام سے آپ لوگوں کی نسبت بہت زیادہ اتحاد ہے۔ ہاں جب آپ نے لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ گویا آپ کے عقیدہ کی رو سے دوسرے فرقے رسول اللہ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن ماننے والے ہیں تو آپ نے ایک صریح غلط بیانی کی۔ ورنہ اصل عقیدہ آپ کا یہی ہے کہ تمام مسلمان فرقے رسول کریم ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں مانتے۔ اور صرف آپ اور آپ کے چند ساتھی اور چند ایسے نو تعلیم یافتہ لوگ جو آمد مسیح کے ہی منکر ہیں ختمِ نبوت کے قائل ہیں۔

گو اس جگہ یہ بحث نہیں کہ ہمارا عقیدہ درست ہے یا نہیں بلکہ بحث یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب کے عقیدہ کی رو سے فی الواقعہ ہم ختمِ نبوت کے منکر ہیں اور دوسرے مسلمان فرقے اس کے ماننے والے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ خواہ نئے نبی کی آمد کا کوئی ماننے والا ہو یا پرانے نبی کی آمد کا وہ ختمِ نبوت کا منکر ہے اس لئے میں ضمناً یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس سے ہمارے عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی

کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے' پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے' یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایک ظلّ ہے' کوئی مستقل نبوت نہیں ہے۔" [۱۳]

اور ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو اوپر کی تشریح کے ساتھ ہی مانتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات کا ہم پر کوئی مخالف اثر نہیں پڑتا۔

اور اس کے بعد میں پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات سے ثابت ہے کہ مسیح کی آمد کا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوت کا منکر ہے۔ پس جب تک مولوی صاحب اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں انہیں اس امر کا اقرار کرنا پڑے گا کہ تمام غیر احمدی خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ اور ان کا یہ ظاہر کرنا کہ ان کے عقیدہ کی رو سے عام مسلمان ختمِ نبوت کے قائل ہیں' مغالطہ دہی سے زیادہ نہیں ہے۔

گو اوپر کی تحریرات کے بعد مولوی صاحب اس بات کی پناہ نہیں لے سکتے کہ نئے نبی اور پرانے نبی کی آمد کے عقیدہ میں فرق ہے۔ اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ پرانے نبیوں میں سے کوئی نبی آئے گا وہ تو ختمِ نبوت کا قائل ہے اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ اسی امت میں سے ایک شخص کو اسلام کے قیام کے لئے رسول کریم ﷺ کے فیض سے نبی کا نام دیا جائے گا وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور حوالے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ حوالہ بھی انہوں نے اپنی کتاب **اَلنُّبُوَّۃُ فِی الْاِسْلَامِ** میں نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے:۔

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختمِ نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔ اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت

ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے۔ اور حدیث **لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** میں بھی یہی نفی عام ہے۔"[۱۴]

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ جو شخص یہ فرق کرے کہ پرانے نبی کی واپسی کا عقیدہ رکھنے والا تو ختمِ نبوت کا قائل ہے اور نئے نبی کی آمد کا عقیدہ رکھنے والا منکر ہے' وہ شرارتی ہے۔

مگر شاید مولوی صاحب کی اور ان کے متبعین کی حضرت مسیح موعود کے حوالہ جات سے تسلّی نہ ہو کیونکہ وہ خود مجتہدِ اعظم ہیں جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح تحریر کے بعد کہ مسیح کا بِن باپ ہونا ہمارے عقیدہ میں شامل ہے' وہ اس کے خلاف تعلیم دے رہے ہیں۔ اور جبکہ ان کے نزدیک مرزا صاحب محض ایک مجدّد ہیں تو پھر ان کی تحقیق کے خلاف اور ان کے عقیدہ کے مباین عقیدہ رکھنے میں ان کے نزدیک کوئی حرج بھی نہیں ہو گا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت عمر سے جو مولوی صاحب کے نزدیک سب سے پہلے مجدّد تھے اور ان کے محدث ہونے کی خود رسول کریم ﷺ نے شہادت دی تھی' کئی مسائل میں صحابہ نے اختلاف کیا ہے اور آج تک لوگ اختلاف کرتے چلے جاتے ہیں اس لئے میں خود مولوی صاحب کی اپنی ہی ایک تحریر جو کسی پرانے زمانہ کی نہیں بلکہ قریب کے زمانہ کی ہے' پیش کرتا ہوں۔ جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تھوڑا عرصہ پہلے ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ غیر احمدی ختمِ نبوت کے منکر ہیں اور یہ کہ نئے اور پرانے نبی کی آمد کے عقیدوں میں نتیجہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ مولوی صاحب اپنے رسالہ موسومہ بہ "دعوتِ عمل" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف تو نبوت کو آنخضرت ﷺ پر ختم کرتا ہے۔ مگر مسلمانوں نے اس اصولی عقیدہ کے بالمقابل یہ خیال کر لیا کہ ابھی آنخضرت ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ جو نبی ہیں' وہ آئیں گے۔ اور یہ بھی نہ سوچا کہ جب نبوت کا کام تکمیل کو پہنچ چکا اور اس لئے نبوت ختم ہو چکی تو اب آنخضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کس طرح آ سکتا ہے' خواہ پرانا ہو یا نیا۔ نبی جب آئے گا' نبوت کے کام کے لئے آئے گا۔ اور جب نبوت کا کام ختم ہو گیا تو نبی بھی نہیں آ سکتا۔ پرانے اور نئے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔"[۱۵]

پھر صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ:-

"مسلمانوں نے عقیدہ بنا لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہوں نے آنخضرت

ﷺ سے نہیں بلکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے تعلیم حاصل کی ہے' وہ اس امت کے معلّم بنیں گے اور یوں آنحضرت ﷺ کی شاگردی سے یہ امت نکل جائے گی۔"[۱۶]

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ اول مولوی صاحب کے نزدیک عام مسلمانوں کا عقیدہ ختمِ نبوت کے عقیدہ کے مقابل پر ہے۔ یعنی متضاد اور مخالف ہے۔ دوم۔ مولوی صاحب کے نزدیک یہ عقیدہ کہ کوئی پرانا نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی نیا نبی آئے گا' ان میں کچھ فرق نہیں۔ یہ دونوں عقیدے ایک ہی طرح ختمِ نبوت کے عقیدہ کو ردّ کرنے والے ہیں۔ سوم۔ مسلمانوں کے عقیدہ نزولِ مسیح کی رو سے امتِ محمدیہ امتِ محمدیہ نہ رہے گی۔ یعنی رسول کریم ﷺ کی نبوت ختم ہو جائے گی۔ اب اس عقیدہ کے بعد مولوی صاحب کا ۲۷۔ جولائی ۱۹۲۸ء کے پیغام صلح میں یہ فرمانا کہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' صرف ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے لئے ایک چال اور خلافِ ضمیر عقیدہ کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا یہ غضب نہیں کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے تو مولوی صاحب کے نزدیک تمام مسلمان ختمِ نبوت کے منکر تھے اور ان کے عقائد امت محمدیہ کو آنحضرت ﷺ کی امت سے نکال رہے تھے۔ لیکن ۱۷۔ جون کے جلسہ کی تحریک کا ہونا تھا کہ مولوی صاحب کی آنکھیں کُھل گئیں اور انہیں معلوم ہو گیا کہ سب مسلمان تو ختمِ نبوت کے قائل ہیں اور یہ مبائع احمدی ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر کہیں دوسروں کے بھی عقیدے خراب نہ ہو جائیں۔ کیا یہ تغیّر غیر معمولی نہیں ہے کیا یہ تبدیلی موجبِ حیرت نہیں ہے؟ کیا اس کی وجہ صرف یہی نہیں ہے کہ مولوی صاحب مجھ سے بغض کی وجہ سے اس تحریک کو ناکام بنانا چاہتے تھے۔ اور رسول کریم ﷺ کی محبت پر جو ان کے دل میں یقیناً ہو گی' ایک ساعت کے لئے میرا بُغض غالب آ گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ میں تو اب بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں اس امر سے محفوظ رکھے کہ ان کا دل ہمیشہ کے لئے ان کے جُرم کی سزا میں محبت رسول سے محروم رہ جائے۔

شاید مولوی صاحب یہ فرمائیں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ مسیح کے نزول کو ماننا ختمِ نبوت کے خلاف ہے اور گو میں نے بھی اس عقیدہ کی تصدیق کی ہے' لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ فی الواقعہ وہ لوگ ختمِ نبوت کے منکر ہیں بلکہ صرف یہ

مطلب ہے کہ ان کا عقیدہ حقیقت میں ختم نبوت کے خلاف ہے اور اس قسم کے حقائق کے اظہار سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم کسی کو فی الواقعہ اس عقیدہ کا منکر قرار دے دیں۔ پس چونکہ غیر احمدی تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں اس لئے ہم بھی انہیں خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا ماننے والا قرار دیتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہ فرمائیں تو میں ان سے سوال کروں گا کہ جب کہ نئے اور پرانے نبی کی آمد کے معتقدوں کو وہ خود برابر قرار دے چکے ہیں اور ان عقیدوں میں انہیں کچھ فرق نظر نہیں آیا تو یہی وسعت حوصلہ انہوں نے ہمارے حق میں کیوں نہ دکھائی؟ کیا انہیں کوئی ایسی تحریر میری ملی تھی جس میں میں نے یہ لکھا تھا کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن نہیں مانتے۔ **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ** ۔ اور اگر ایسی کوئی تحریر انہیں نہیں ملی بلکہ انہوں نے ہمارے عقائد پر قیاس کیا تھا اور ان کے نزدیک ہم اور غیر احمدی جیسا کہ ان کی تحریرات سے میں ثابت کر چکا ہوں' ایک ہی کشتی میں سوار ہیں اور دونوں بقول ان کے صرف منہ سے ختم نبوت کے اقراری ہیں تو پھر انہوں نے دونوں سے سلوک میں فرق کیوں کیا؟ اور ایک کو ختم نبوت کا ماننے والا اور ایک کو منکر کیوں قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلہ کو کیوں طاقِ نسیاں پر رکھ دیا کہ "پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا شرارت ہے۔"

حق یہ ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء دل میں تو دونوں ہی کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا ماننے والا ہی سمجھتے ہیں اور اپنی پہلی تحریروں میں دونوں ہی کو منکر قرار دے چکے ہیں۔ لیکن اس موقع پر اس خوف سے کہ کہیں ۱۷۔ جون کے جلسوں کی تحریک کامیاب نہ ہو جائے انہوں نے یہ درمیانی راستہ نکالا کہ جو کثیر التعداد جماعتیں ہیں اور جن سے انہیں چندے ملتے رہتے ہیں' انہیں تو انہوں نے اپنی پہلی تحریروں کے خلاف ختم نبوت کا ماننے والا قرار دے لیا اور ہم لوگ جو تعداد میں تھوڑے ہیں اور ہم سے کچھ وصول ہونے کی امید نہیں ہے' ہمیں انہوں نے ختم نبوت کا منکر قرار دے لیا۔ لیکن حق یہ ہے کہ گو ہم میں سے ہر ایک کا یہ حق ہے کہ وہ دوسرے کی نسبت یہ کہہ دے کہ اس کا عقیدہ حقیقتِ ختم نبوت کے منافی ہے۔ لیکن جو شخص کہتا ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی فرقہ بھی ایسا ہے کہ وہ ختمِ نبوت کا ایسے رنگ میں منکر ہے کہ اس کا حق ہی نہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں سے مل کر رسول کریم ﷺ کی عظمت کے قیام کے لئے کوشش کر سکے' وہ جھوٹا اور مفتری ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی تباہی کا ذمہ دار ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

۲۸ جولائی ۱۹۲۸ء

۱، ۲ پیغام صلح ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء صفحہ ۱ کالم ۳

۳ تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ مطبوعہ بیروت ۱۳۱۴ھ

۴ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۷ مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۵ تحفہ بغداد صفحہ ۳۳ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۳، النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۳۱ ضمیمہ، مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۶ تحفہ بغداد صفحہ ۳۴ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۴، النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۳۱ ضمیمہ، مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۷ نور الحق حصہ اول صفحہ ۷۰، ۷۱ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۰، ۷۱ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۷۷ + ضمیمہ مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۸ ایام الصلح صفحہ ۸۲، ۸۳ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹ + النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۹۷ ضمیمہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۹ ایام الصلح صفحہ ۱۶۶ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۲، النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۹۹ ضمیمہ مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۱۰ ایام الصلح صفحہ ۱۸۵ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۱ + النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۰۱ ضمیمہ مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۱۱ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۸ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۴، النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۲۰ ضمیمہ مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء

۱۲ پیغام صلح ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء صفحہ ۱ کالم نمبر ۳

۱۳ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۲

۱۴ه ایام الصلح صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۲، ۳۹۳، + النبوة فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صفحہ ۹۹ ضمیمہ مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۵ء
۱۵ه رسالہ "دعوتِ عمل" از مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۲ مطبوعہ اتحاد پرنٹنگ پریس لاہور
۱۶ه رسالہ "دعوتِ عمل" از مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۳ مطبوعہ اتحاد پرنٹنگ پریس لاہور